Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۹۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

نمبر ۲۲۱	۱۷ شوال ۱۳۹۷ھ ۲ اخاء ۱۳۵۶ہش ۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء	جلد ۶۶/۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ اخاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے ربوہ تشریف لے آئی ہیں ان کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ٭

میرے والد محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی (شعلہ دار الصدر ربوہ) ابن حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ گذشتہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ احبابِ کرام سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید شمیم احمد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امراء اضلاع کی توجہ کے لئے

ضلعی امراء جماعت ہائے احمدیہ کی یاددہانی کے لئے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگیوں کا چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں پانچ ماہ باقی ہیں آپ اپنی مساعی کو مزید تیز کر دیجئے تاکہ وقت کے اندر مقررہ حد تک ضرور وصولی ہو جائے اور ایک بھی فرد بقایا دار نہ رہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ضروری گذارش

پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ابھی تک جن جن مجالس میں قائدین کا انتخاب عمل میں نہیں آیا وہاں جلد از جلد انتخاب کروا دیں اور رپورٹ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں ارسال فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہ آفتابِ صداقت ہیں جن کی برکت سے ہزارہا نفوس مدارجِ عالیہ تک پہنچ گئے

جو شخص آپ کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر سے اُٹھایا جاتا ہے اور اسے روحانی زندگی بخشی جاتی ہے

"جب سے کہ آفتابِ صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں آیا اس دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلامِ الٰہی اور اتباع رسول مقبولؐ سے مدارجِ عالیہ ... تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس قدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمائتیں اور عنائتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظورانِ نظر احدیت سے ہیں جن پر لطفِ ربّانی ایک عظیم الشان سایہ اور فضلِ یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعامات خارق عادت سے سرفراز ہیں اور کراماتِ عجیب وغریب سے ممتاز ہیں اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں اور مقبولیت کے فخروں سے متفخر ہیں اور قادر مطلق کا نور ان کی صحبت میں ان کی توجہ میں ان کی ہمّت میں ان کی دعا میں ان کی نظر میں ان کے اخلاق میں ان کی طرزِ معیشت میں ان کی خوشنودی میں ان کے غضب میں ان کی رغبت میں ان کی نفرت میں ان کی حرکت میں ان کے سکون میں ان کے نطق میں ان کی خاموشی میں ان کے ظاہر میں ان کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفّا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۰۷ تا صفحہ ۵۱۱)

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی برتی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیضِ جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اُٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے ... اِس عاجز نے خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر انہیں امور کی نسبت اور اسی اتمامِ حجت کی غرض سے کئی ہزار رجسٹری شدہ خطوط ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے نامی مخالفوں کی طرف روانہ کئے تھے تا اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ روحانی حیات بجز اتباع خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذریعہ سے بھی مل سکتی ہے تو وہ اس عاجز کا مقابلہ کرے ... لیکن کسی نے صدق اور نیک نیتی سے اس طرف رُخ نہ کیا اور اپنی کنارہ کشی سے ثابت کر دیا کہ وہ سب تاریکی میں گرے ہوئے ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۱ تا صفحہ ۲۲۴)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفترِ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲؍اخاء ۱۳۵۶ھش
۲؍اکتوبر ۱۹۷۷ء

تقویٰ کا درجۂ کمال اور اس کے حصول کا طریق

جن اوصافِ حسنہ سے مومنوں کا متّصف ہونا ضروری ہے ان میں سے ایک صفت پر اللہ تعالیٰ نے بہت زور دیا ہے اور وہ ہے تقویٰ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی بار بار اور بکثرت تلقین فرمائی ہے یہاں تک کہ ان آیات کی تعداد جن میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے اور صحیح معنوں میں متقی بننے کا حکم دیا ہے پچاس سے بھی زیادہ ہے۔ ان جملہ آیات سے یہ امر واضح ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ حقیقی طور پر عند اللہ مومن بننے کے لئے تقویٰ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی بار بار اور بکثرت تلقین کرنے کے علاوہ صحیح معنوں میں متقی بننے کی ضرورت اور اس کے عظیم الشان ثمرات پر بھی اسی تکرار اور کثرت سے روشنی ڈال کر اس کی اہمیت کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کرایا ہے۔ ایسی آیات کی تعداد جن میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی ضرورت و اہمیت اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے ستّر سے بھی زیادہ ہے۔ کہیں فرماتا ہے متقی ہی اصل ہدایت یافتہ ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ کہیں اس نے خبردار کیا ہے کہ نیک اعمال اور دعائیں صرف متقیوں کی ہی قبول کی جاتی ہیں، کہیں ذہن نشین کرایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیّت اور دوستی کا شرف متقیوں کو ہی نصیب ہوتا ہے، کہیں باور کرایا ہے کہ خدا کی نگاہ میں سب سے زیادہ معزز اور لائق تکریم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے، کہیں فرمایا ہے کہ اللہ کی محبت کا سزاوار وہی ہے جو اپنے آپ کو تقویٰ کے وصف سے متصف کرتا ہے، کہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا متقیوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر متقیوں کے خوشکن انجام پر تو اس تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ دنیا میں مشکلات و مصائب سے نجات اور کشائشِ رزق، نیز آخرت میں گناہوں کی مغفرت، دوزخ کے عذاب سے بچاؤ اور جنت کے انعامات سے متمتع ہونے کو تقویٰ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی اہمیت اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات کو اس قدر کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ ایک حقیقی مومن تقویٰ اختیار کئے اور اس میں ترقی کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔

تقویٰ کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر یہ جاننا ازبس ضروری ہے کہ تقویٰ سے مراد کیا ہے اور تقویٰ میں کمال کب اور کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر پر بہت ہی پُر معارف انداز میں روشنی ڈال کر ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور بتدریج ترقی کر کے اس میں کمال حاصل کرنے کی راہ آسان کر دکھائی ہے۔ حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا حتّٰی کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے کنارہ کرنا اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھنا تقویٰ کہلاتا ہے اور اس کے اعلیٰ مدارج میں سے ایک درجہ یہ ہے کہ انسان جائز امور میں بھی حدِّ اعتدال سے نہ بڑھے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

(۱) "تقویٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔"
(الحکم ۱۰؍اگست ۱۹۰۱ء)

(۲) "تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر (جو گناہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۷)

(۳) "نیکی کی جڑ (یعنی تقویٰ) یہ بھی ہے کہ دنیا کی وہ لذّات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حدِّ اعتدال سے زیادہ نہ لے .... تنعّم اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صرف یہی کافی نہیں ہے کہ انسان زنا نہ کرے چوری نہ کرے بلکہ جائز امور میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔" (البدر ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء)

باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا، حتّٰی کہ مشتبہ امور سے بھی کنارہ کرنا، پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھنا اور جائز امور میں بھی اعتدال سے نہ بڑھنا تقویٰ کے مختلف مدارج ہیں اور تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ کیسے ہی ناموافق حالات رونما ہوں، فقر و فاقہ کی نوبت آجائے یا جان پر بن جائے پھر بھی انسان خدا کا خوف کر کے حق کو نہ چھپائے۔ چنانچہ تقویٰ کے اس درجۂ کمال کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جاتی ہے، ہزار ذلّت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو، فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپاوے .... تقویٰ کے بھی مراتب ہوتے ہیں اور جب تک یہ کامل نہ ہو تب تک انسان پورا متقی نہیں ہوتا۔ ہر ایک شئے وہی کارآمد ہوتی ہے جس کا پورا وزن لیا جاتا ہے .... یہی حال تقویٰ کا ہے کہ جب تک انسان اسے پورے طور پر ہر ایک پہلو سے اختیار نہیں کرتا تب تک وہ متقی نہیں ہو سکتا .... جب تک وہ خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو، خواہ قوم کا، خواہ دوستوں اور شہر کے رؤساء کا خدا تعالیٰ سے ڈر کر اسے نہیں توڑتا اور خدا کے لئے ہر ایک ذلّت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا تب تک وہ متقی نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷۴، ۷۵)

الغرض تقویٰ کا درجۂ کمال یہ ہے کہ انسان ہر نقصان برداشت کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے اور خواہ جان پر بن جائے پھر بھی محض خدا سے ڈر کر حق کو نہ چھپائے اور اس پر پختگی کے ساتھ قائم رہے۔ اس درجہ کو جو تقویٰ کے کمال پر دلالت کرتا ہے حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ اور اس کی مرضی کو ہر شئے پر مقدم کرے۔ جو لوگ اس طرح تقویٰ میں کمال حاصل کر لیتے ہیں وہی عند اللہ حقیقی معنوں میں متقی ہوتے ہیں اور ان تمام انعاموں کے وارث قرار پاتے ہیں جن کا تقویٰ کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

جواب ایک سوال کا

(ملخّص از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مسیحِ پاک سے اک روز یہ سوال ہوا
حضور تقویٰ کسے کہتے ہیں یہ چیز ہے کیا
دیا جواب یہ حضرت مسیحِ دوراں نے
بروز و مظہرِ شاہنشہِ رسولاںؐ نے
ہر اک گناہ سے بچنے کا نام تقویٰ ہے
خدا کا عشق ہے مے اور جامِ تقویٰ ہے
خدا کی یاد ہو دل میں سدا یہ تقویٰ ہے
اسی کے در پہ رہے سر جھکا یہ تقویٰ ہے
ہر ایک نیکی کی ہے اتّقا یہی بنیاد
نہ اتّقا ہو تو ہیں نیکیاں سبھی برباد
وہ متّقی ہے کہ دن رات صبح و شام جسے
سوا خدا کی رضا کے نہ اور کچھ سوجھے
وہ متّقی ہے جو فضلِ خدا پہ رکھے نظر
نہ زہد پہ ہو نازاں وہ اپنے عملوں پر
وہ متّقی ہے جو ہر دم خدا سے ڈرتا ہے
پسند ہو جو خدا کو وہ کام کرتا ہے
جو دور رہتا ہے تا زندگی کبائر سے
ہمیشہ رہتی ہے نفرت جسے صغائر سے
ہر ایک قسم سے بدی کی جو بچ کے چلتا ہے
ہر امتحاں سے جو ثابت قدم نکلتا ہے
جو صالحین کی صحبت میں پاتا ہے تسکین
جبیں پہ جس کی دمکتا ہے نورِ صدق و یقین
خدا کی مرضی پہ چلتا ہے جو قدم بقدم
اسی کے ذکر میں رہتا ہے بس مگن ہر دم
قدم قدم پہ جسے آزمایا جاتا ہے
بلائیں آتی ہیں پر وہ بچایا جاتا ہے
وہ متّقی ہے خدائے علیم کے نزدیک
اور اس کے پاک رسولِ کریمؐ کے نزدیک

(الحاج محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دُعا کی شرائط

مکرم مولوی حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم لودھراں

دُعَاءٌ کے معنی ہیں نَادَاہُ ۔ رَغِبَ اِلَیْهِ اِسْتَغَاثَهٗ یعنی اس کو پکارا۔ اس کی طرف راغب ہوا۔ اس سے مدد چاہی۔ سو دعا کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہوئے اُسے پکارا جائے اور اُس سے مدد مانگی جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ج اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ج فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔"

(البقرہ آیت ۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں تو تو انہیں جواب دے کہ) کہ میں تو بہت ہی قریب ہوں (اس کی دلیل یہ ہے) کہ میں دُعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے) میرے حکم قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تا وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بھی یہی رکھی ہے کہ وہ اپنے رب کی معرفت کو حاصل کرے اور اس کا عبدِ حقیقی یعنی کامل فرماں بردار بندہ بن جائے۔ جس سے اس کے اندر خدائی صفات کا انعکاس ہو اور اس کو اخلاقی اور روحانی بلندیاں حاصل ہوں۔ کلامِ الٰہی اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے نازل ہوا اور اس میں معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کا سب سے بڑا وسیلہ دعا کو ہی قرار دیا گیا ہے کہ اس سے بندہ اور خدا تعالیٰ کے درمیان براہِ راست تعلق پیدا ہوتا ہے۔

دعا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح طور پر میسّر ہو تو وہ گناہوں کو دھو دینے والا پانی ہے اور اسی عاجز بندہ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے والا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ انسان جس یقین اور اطمینانِ قلب کا متلاشی ہے وہ اسے دعا کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر دعا نہ ہوتی اور خدا کی طرف سے اس کی قبولیت نہ ہوتی تو خدا کی یقینی شناخت کا ذریعہ نہ تھا۔ پس دعا سے ہی فیضانِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ دُعا انسان کو ظلمت اور شک کے اندھیروں سے نکال کر معرفتِ الٰہی کی روشنی کی طرف لے آتی ہے اور آخر کار انسان کو اس کے رب کے قدموں میں لے جا کر بٹھا دیتی ہے۔ تب رحیم و کریم خدا اس پر فضل کرتا ہے اور انسان کی ہر ایک حاجت کو پورا کرتا ہے اور اس طرح انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جاتا ہے اور وہ انسان کتنا ہی خوش قسمت ہے جسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ"

(الفرقان آیت ۷۸)

کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے حضور دعا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ انسان کو اپنی ضروریات اور حاجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے خود دعا کرنی چاہیئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کو انسانوں کی کیا ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہو گا دعا کے ذریعہ ہو گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمیں دعا کا زبردست ہتھیار دیا ہے کہ اس ہتھیار کو استعمال کر کے تم ہر میدان میں کامیاب و کامران ہو گے۔ حقیقت میں دعا ہی انسان کو غیر انسان سے ممتاز کرتی ہے اور ایک ناممکن کام کو بھی دعا کے ذریعہ ممکن بنایا جا سکتا ہے ؎

"غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو"

قبولیتِ دعا کی بہت سی شرائط بہت سے قواعد اور بہت سے آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھ کر اگر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور قبول کرتا ہے۔

(۱) قبولیتِ دعا کی سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والے کو خدا تعالیٰ کی صفات مجیب الدعوات اور قادر ہونے پر پختہ یقین اور ایمان ہو یعنی یہ کہ وہ عاجز انسانوں کی دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور لا انتہا رحم و کرم سے انہیں شرفِ قبولیت بخشتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ انسان کی سب مشکلات و مصائب کو دور کرنے اور اس کی امیدیں بر لانے پر کامل قدرت اور طاقت رکھتا ہے۔ جب کوئی انسان اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انسان کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا آتی ہے کہ انہوں نے انتہائی بڑھاپے میں جبکہ ان کی بیوی بھی بانجھ تھی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی کہ مجھے بیٹا عطا کر۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ناممکن حالات میں بھی اپنے ایک برگزیدہ بندہ کی دعا کو سنا اور اسے شرفِ قبولیت بخشا۔ چنانچہ ان کے ہاں بیٹا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس بیٹے کا نام یحییٰ (علیہ السلام) رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر کامل ایمان ہوتا ہے اور اس ایمان اور پختہ یقین کی وجہ سے وہ دنیا کی فتنوں، آندھیوں اور مشکلات و مصائب کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ان نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سہارا نہ ہو تو کمر توڑ دینے والی مشکلات اور دشمنی تعصب اور رکاوٹیں انسان کا خاتمہ کر دیں سو خدا تعالیٰ کی صفات مجیب الدعوات اور قادر عاجز انسانوں کے لئے انتہا درجہ حوصلہ افزا ہیں۔ اور دعا کے لئے زبردست حرکت اور ولولہ پیدا کرتی ہیں۔

(۲) قبولیتِ دعا کی دوسری بڑی شرط یہ ہے کہ دعا کرتے وقت بندہ کی طرف سے انتہائی اضطراب، بے چینی، قلق، کرب اور عجز و نیاز کا اظہار ہو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی کرے اور گڑگڑائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ"

(سورۃ النمل۔ آیت ۶۳)

کہ وہ کون سی ذات ہے جو انسان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے جبکہ وہ انتہائی مضطر اور لاچار ہو کر دعا کرتا ہے تو اس پر کون سی ہستی کون سی ذات اپنا فضل نازل کر کے اس کی اضطراری حالت کو دور کر دیتی ہے۔ وہ ہستی خدا تعالیٰ کی ہی ہستی ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

"اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً"

کہ تم اپنے رب کو انتہائی عاجزی، خشوع و خضوع اور تضرع و زاری کے ساتھ پکارا کرو اور پھر اس سے دعا مانگا کرو تو وہ تمہاری دعا کو قبول فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں بچہ اور ماں کی مثال دی ہے اور فرمایا ہے کہ جس طرح ایک بچہ روتا ہے چلاتا ہے اس کو بھوک لگی ہوتی ہے تو ایسی حالت میں ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے اور ماں اپنے بچے کو شفقت اور پیار سے دودھ دیتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک انسان اللہ تعالیٰ کے حضور میں روتا ہے چلاتا ہے اور انتہائی عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اس کے حضور گڑگڑاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخر اس انسان پر رحم کر کے اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔ پس دعا کرنے والے کی ایسی کیفیت ہونی چاہیئے۔

(۳) قبولیتِ دعا کی تیسری بڑی شرط یہ ہے کہ انسان دعا کرنے والا متقی ہو۔ اعمالِ صالحہ بجا لانے والا ہو نیک اور پرہیزگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے یعنی یہ کہ انسان کے اعمال بالکل درست ہوں اور بُرے کاموں سے بالکل دور رہتا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ"

(سورۃ شوریٰ آیت ۲۷)

یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے جو مومن ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جب دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے بلکہ ان کی دعاؤں سے بھی بڑھ کر ان پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے انعام و اکرام کی بارشیں برساتا ہے اور انھیں اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

(۴) قبولیت دعا کی چوتھی بڑی شرط یہ ہے کہ انسان کی دعائیں دوام ہو یعنی وہ استقلال سے کام لے ثابت قدمی سے کام لے۔ تھک کر نہ بیٹھ جائے بلکہ دعا کرتا ہی رہے۔ دعا کرنا انسان کا کام ہے اور قبول کرنا یا نہ قبول کرنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان کو اپنا کام کرنا چاہیئے اور خدا کا کام خدا کے سپرد کرنا چاہیئے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے دروازہ پر بار بار جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کبھی محروم واپس نہیں لوٹاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"ان ربکم حیی کریم
یستحی من عبدہ اذا
رفع الیہ یدیہ ان
یردھما صفراً" (بخاری)

کہ تمہارا رب باحیا سخی ہے
وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے
سے کہ جب بندہ اس کی طرف
ہاتھ بلند کرے تو وہ انکے ہاتھوں
کو خالی لوٹادے۔

ہاں بعض اوقات دعا کا قبول نہ ہونا بھی فضل خداوندی ہوتا ہے کیونکہ جو دعا انسان کر رہا ہے۔ وہ اس کے خلاف پڑتی ہے تو ایسی دعا خدا تعالیٰ انسان پر رحم کرتے ہوئے قبول نہیں کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"جو منگے سو مر رہے۔ مرے
سو منگن جا"

اللہ تعالیٰ سے مانگنے ہیں جب تک انسان کے اندر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی کہ وہ مر جانا منظور کرے لیکن اس کے دروازے کو نہ چھوڑے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ ایک کتا اپنے مالک کے ساتھ کس قدر وفاداری کرتا ہے تو انسان کو تو خدا تعالیٰ سے بہت ہی وفا کرنی چاہیئے۔ لکھا ہے کہ ایک بزرگ فقیر ہر روز اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو دعا کرنے کے بعد الہاماً یہ بتا دیتا تھا کہ تیری دعا منظور نہیں ہوئی مگر وہ بزرگ فقیر تھکتے نہیں تھے۔ اور ناامید اور مایوس ہو کر نہیں بیٹھ جاتے تھے متواتر یہ دعا کرتے۔ ایک دن وہ بزرگ دعا کر رہے تھے کہ ان کا ایک مرید بھی پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس وقت ان کو الہام ہوا کہ تیری دعا منظور نہیں ہوئی جو مرید نے بھی سن لیا مگر ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔ دوسرے دن بھی یہی حال ہوا اور دعا کے بعد یہی الہام ہوا اور مرید نے سن لیا مگر ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔ تیسرے دن پھر یہی الہام ہوا۔ اس دن اس سے نہ رہا گیا اور فوراً بزرگ سے کہنے لگا۔ کہ آج تیسرا دن ہے میں ہر روز سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کہتا ہے کہ تمہاری یہ دعا قبول نہیں کروں گا۔ جب خدا تعالیٰ نے خود یہ کہہ دیا ہے تو پھر آپ کیوں دعا کرتے ہیں؟

اس بزرگ نے جواب دیا "نادان تو تو صرف تین دن الہام سن کر گھبرا گیا ہے اور کہتا ہے کہ جانے دو دعا نہ کرو۔ مگر مجھے متواتر تیس سال ہو گئے ہر روز یہ الہام سنتا ہوں اور اس کے باوجود نہ ہی میں گھبرایا ہوں اور نہ ہی ناامید اور مایوس ہوا ہوں۔ میرا کام دعا کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کا کام قبول کرنا ہے تو خواہ مخواہ دخل دینے والا کون ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے اور میں اپنا کام کر رہا ہوں"۔

لکھا ہے کہ اسی وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ تم نے تیس سال کے عرصہ میں جتنی بھی دعائیں کی ہیں وہ سب ہم نے قبول کر لی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیئے نہ تھک کر بیٹھ رہنا چاہیئے بلکہ دوام کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے کہ ایک نہ ایک دن تو وہ ضرور قبول کرے گا۔

(۵) قبولیت دعا کی پانچویں بڑی شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والے کے کپڑے اور بدن بالکل صاف اور پاک ہوں۔ عربی زبان میں ایک ضرب المثل ہے۔

"حسن الظاہر دلیل
علی حسن الباطن"

کہ ظاہری صفائی اس بات کی دلیل ہے کہ باطن بھی پاک ہے مطلب یہ کہ روحانی صفائی پاکیزگی اور طہارت کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کی ظاہری صفائی ہو یعنی اس کے کپڑے بالکل پاک اور صاف ہوں اس کا بدن بالکل پاک اور صاف ہو اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت کو پیش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے جسم پاک ہوگا تو روح پر بھی پاک اثر پڑے گا لیکن اگر جسم ہی ناپاک ہے تو روح پر بھی ناپاک ہی اثر پڑے گا۔

(۶) قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا صفات الٰہی کو جانتا ہو مثلاً جس مقصد کی خاطر دعا کر رہا ہے اسی قسم کی خدا کی صفت کو لے کر اس کے حضور دعا کرے اور دعا کو اسی صفت سے شروع کرے۔ مثلاً بخشش اور مغفرت کے لئے دعا کرنی ہے تو غفور رحیم کی صفت سے دعا کو شروع کرے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم کے بارے میں دعا کرنی ہے تو [illegible] ارحم الراحمین خدا کہہ کر دعا کو شروع کرے غرض جس مقصد کی خاطر بھی دعا کرنی ہے اسی مقصد کو حاصل کرنے والی صفت خدا کو پکار کر اس کے حضور دعا کی جاوے تو دعا منظور ہوگی۔

(۷) قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ انسان دعا اس وقت کرے جبکہ ہر طرف بالکل خاموشی ہو مثلاً اگر دن ہے تو وہ جنگل میں چلا جاوے اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور اگر رات ہے تو گھر پر بھی کر سکتا ہے یعنی وہ ایسی حالت میں اور اسی وقت اور اسی جگہ دعا کرے جہاں وہ پوری آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا سکے خشوع و خضوع کر سکے اور پورے تسلی اور اطمینان کے ساتھ وہاں دعا کر سکے کوئی اور انسان اسکو مخل نہ کرنے والا ہو۔

(۸) قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ دعا شروع کرتے وقت سورۃ فاتحہ اور درود شریف ضرور پڑھا جاوے سورۃ فاتحہ میں خدا تعالیٰ کی چار امہات الصفات بیان کی گئی ہیں اور پھر یہ خود بھی ایک دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھائی ہے۔ اور درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا ہے اس کے نتیجہ میں بھی خدا تعالیٰ انسان کی دعا کو ضرور سنے گا اور شرف قبولیت بخشے گا۔

(۹) قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ دعا نہ تو بہت آہستہ کرنی چاہیئے اور نہ ہی بہت بلند آواز سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ
ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا"
(بنی اسرائیل۔ آیت ۱۱۱)

کہ تو دعا کرتے وقت اپنی آواز
کو نہ تو انتہائی بلند کر اور نہ
انتہائی نیچا کر۔ بلکہ ان دونوں
طریقوں کے درمیانی طریق
اور درمیانی آواز کے ساتھ اللہ
تعالیٰ سے دعا کر۔

بلند آواز سے دعا کرنا اس لئے منع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمہارا خدا بہرہ تو نہیں ہے اور بالکل آہستہ آواز سے دعا کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ بالکل آہستہ دعا کرنے سے دعا کرنے والے کی بھی بعض اوقات توجہ قائم نہیں رہتی۔ اس لئے ہمیشہ دعا کرنے والے کو ان دونوں طریقوں اور ان دونوں آوازوں کے درمیان درمیان خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے انسان کی دعا کو قبولیت کا جامہ پہنائے۔

(۱۰) قبولیت دعا کی ایک شرط یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو دعائیں خود بنی نوع انسان کے فوائد کی خاطر الہاماً فرمادی ہیں۔ ان دعاؤں کو بھی ضرور کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ اپنی دعاؤں کو ضرور قبول کرتا ہے اور پھر قرآن مجید میں ہر قسم کی دعائیں موجود ہیں وہ موقع اور محل اور حالات کے عین مطابق انسان کو کرتے رہنا چاہیئں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خود ہی قبولیت دعا کی شرائط بتائے اور ان پر عمل کرنے ان سے فائدہ اٹھانے، ان کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعائیں کرنے کی توفیق بخشے اور پھر ہماری دعاؤں کو اپنے فضل و کرم کے ساتھ شرف قبولیت بخشے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر
ہے۔ اگر مردے زندہ ہو سکتے
ہیں تو دعاؤں سے اگر اسیر
رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں
سے اور اگر گندے پاک ہو
سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر
دعا کرنا اور مرنا قریب قریب
ہے"

(لیکچر سیالکوٹ)

○

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف محمد ابراہیم اینڈ سنز ہال روڈ، روڈ۔ لینڈا بینی لشیئر بیمار رہیں۔ ان کے بڑے بیٹے عزیزم محمد عثمان صاحب کی تار کے مطابق وہ Brain Hammarage کے شدید حملہ کی وجہ کئی روز سے مسلسل بے ہوش ہیں۔ ہسپتال میں ان کی حالت نازک ہے۔

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ سلسلہ احمدیہ کی دیرینہ خادمہ ہیں اور انھوں نے کئی سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ راج گڑھ لاہور خدمات انجام دی ہیں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

(محمد یوسف
۱۰۔ لیاقت علی پارک ریڈن روڈ لاہور)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں

(چند ضروری ہدایات)

تمام موصی احباب ان ہدایات کو بغور مطالعہ فرمائیں

(۲)

۱۱- موصی احباب کو اپنی جائیدادوں کے حصہ کی ادائیگی کا اکثر فکر رہتا ہے کیونکہ بعض صورتوں میں ان کی وفات کے بعد ان کے ورثاء فوری ادائیگی نہیں کرتے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر موصی اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کی قیمت لگوا کر $\frac{1}{10}$ ۴ سال میں یکمشت یا مساوی باقاعدہ اقساط میں ادا کر سکتا ہے۔ اس لئے سب موصی بھائیوں اور بہنوں کو اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے تاکہ تدفین کے سلسلہ میں کوئی امر مانع نہ رہے۔

۱۲- کسی موصی کی وفات پر اس کی تدفین کے بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۶ غ ع م / ۱۲-۹-۲۸ میں یہ فیصلہ مذکور ہے کہ:-

"صحیح طریق یہ ہے کہ ساری رقم ادا کریں یا پھر امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کریں۔ جب رقم ادا ہو جائے مقبرہ میں دفن کریں۔"

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن نمبر ... غ ع / ۲۷-۵-۶۹ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:-

"اگر موصی اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کر دے تو فبہا ورنہ ریزولیوشن ۲۶ غ ع م / ۱۲-۹-۲۸ کے مطابق عمل ہوگا۔ البتہ اگر ورثاء مجلس کارپرداز کے سامنے ایسی قطعی قابل اطمینان ضمانت پیش کریں جسے مجلس کارپرداز نقد متبادل تصور کرے تو ایسی صورت میں باجازت مجلس کارپرداز میت کو امانتاً دفن کرنے کی بجائے براہ راست بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جا سکتا ہے۔"

لیکن اب مجلس کارپرداز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لیکر ہی تدفین کی اجازت دے سکتی ہے اس لئے جس کفالت کو مجلس کارپرداز زر نقد کا صحیح متبادل تصور کرے گی اس کی تدفین کی سفارش حضور کی خدمت میں کر سکیگی ورنہ نہیں۔ نیز واضح رہے کہ:-

قبل ازیں حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے ربوہ کی سکنی جائیداد کی کفالت قبول کر لی جاتی تھی مگر اب اس میں دقتیں ہیں اس لئے آجکل مجلس کارپرداز ربوہ کی سکنی جائیداد کی کفالت منظور نہیں کرتی اس لئے تمام موصیان مطلع رہیں کہ اگر ان کی وفات پر ان کے حصہ جائیداد کی فوری ادائیگی نہ ہوئی تو ان کی تدفین امانتاً ہوگی اور حصہ وصیت ادا ہونے پر ہی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہو سکے گی۔

اس لئے تمام موصیان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی اپنی جائیداد کی قیمت لگوا کر اپنا حصہ جائیداد باقاعدہ قسطوں میں اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیں تاکہ ورثاء بھی پریشان نہ ہوں اور بہشتی مقبرہ میں فوری تدفین عمل میں آسکے۔

۱۳- ہر موصی کا یہ بھی فرض ہے کہ آمد میں کمی بیشی یا جائیداد میں اضافہ ہونے پر دفتر بہشتی مقبرہ کو ضرور اطلاع دے اور اس کے مطابق حصہ وصیت ادا کرے۔ موصی صاحب کو اگر ورثہ میں کوئی جائیداد ملے تو وہ بھی ان کی ملکیت شمار ہوگی جس کا حصہ وصیت ادا کرنا ضروری ہے۔

۱۴- وصیت کرنے والوں میں سے بعض کی وصیت کرتے وقت سرسری آمد ہوتی ہے۔ مثلاً طلباء کا جیب خرچ ہوتا ہے اور غیر شادی شدہ بچیوں کا معمولی زیور وغیرہ ہوتا ہے اگر بعد ازاں ملازمت کے نتیجہ میں تنخواہ شروع ہو جاتی ہے اور شادی کی صورت میں عورتوں کے لئے مہر اور زیور کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسے سب موصیوں کیلئے ضروری ہے کہ آمدنی و جائیداد میں اضافہ کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیں اور اس کے مطابق اپنا حصہ آمد ادا کرتے رہیں۔

۱۵- وصیت کردہ غیر منقولہ جائیداد کا جب تک حصہ جائیداد ادا نہ ہو اس کی سالانہ یا ماہوار آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (یعنی $\frac{1}{16}$ کی شرح سے) ادا کرنا ضروری ہے جو موصی مکمل طور پر حصہ جائیداد ادا کر کے نظامت تشخیص سے کل ادائیگی حصہ جائیداد کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں تو ان پر حصہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرنا واجب نہیں رہتا۔

۱۶- عموماً دستاویز کی رو سے جو موصی مکان یا جائیداد کا حقیقی مالک قرار پائے گا اس سے حصہ جائیداد وصول کیا جائے گا۔

۱۷- جس جگہ پر دو یا زیادہ موصی ہوں وہاں مجلس موصیان بنانی ضروری ہے اور موصی افراد میں سے ایک صدر موصیان منتخب کیا جائے گا۔ اس انتخاب کی منظوری صدر مجلس کارپرداز کے توسط سے ناظر صاحب اعلیٰ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حاصل ہوتی ہے۔

۱۸- ہر موصی کو باقاعدگی سے اپنے چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد کا حساب رکھنا چاہیئے جس کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ سے پاس بک حاصل کی جا سکتی ہے۔ رقوم ادا کرتے اور دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر کریں اور رسید پر مد کا نام (حصہ آمد۔ حصہ آمد بشرح چندہ عام جو جائیداد کی آمد پر واجب الادا ہوتا ہے۔ حصہ جائیداد۔ اعلان وصیت و شرط اول) ضرور لکھوائیں۔ بصورت دیگر رقوم بالتفصیل میں درج ہو جائیں گی جس کی وجہ سے حساب نامکمل حالت میں رہے گا اور آپ کے ذمہ بقایا بڑھ جائے گا کیونکہ یہ رقوم تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے آپ کے کھاتہ میں درج نہیں ہو سکیں گی۔

نوٹ:- اگر نمبر وصیت یاد نہ ہو تو نام معہ ولدیت / زوجیت ضرور لکھوائیں۔

۱۹- ایک ضروری امر تمام موصی صاحبان کے مد نظر رہے کہ براہ کرم جب وہ نقل مکانی کریں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو ضرور اطلاع فرما دیں تاکہ وصیت کے سلسلہ میں خط و کتابت کرتے وقت کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے اور سلسلہ کے مال اور وقت کا ضیاع نہ ہو۔

(نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب چک نمبر ۲۷۱ ڈھگانہ گوجرہ ضلع لائلپور ۲۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت ایک بجے بعد دوپہر چند دن بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سادہ طبیعت کے مالک، پابند نماز و روزہ، تہجد گزار اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کا التزام کرنے والے تھے۔ مرض الموت بیماری میں بھی آپ نے عبادات میں کبھی سستی نہ کی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں دوسرے دن بعد نماز عشاء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(مرزا مقصود بیگ چک نمبر ۲۷۱ ڈھگانہ گوجرہ ضلع لائلپور)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور کے لئے خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ مسجد کی خدمت کا شوق رکھنے والے اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیقی چٹھی کے ہمراہ تشریف لائیں۔ مسجد شالامار ٹاؤن پہنچنے کے لئے مکرم جناب مربی صاحب مسجد احمدیہ دہلی گیٹ لاہور سے راہنمائی حاصل کریں۔ تنخواہ دو صد روپے ماہوار ہے سائیکل چلانے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

ڈاکٹر مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ۔ مبارک میڈیکل ہال
سلطان محمد روڈ۔ شالامار ٹاؤن۔ لاہور

درخواست دعا

خاکسار عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے نیز میری والدہ صاحبہ آنکھ میں موتیا اترنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم ہر دو کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق خان لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کے متعلق ضروری ہدایات

احباب کرام و کارکنان سے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل ہدایات پیش کر کے گذارش کی جاتی ہے کہ ان پر عمل پیرا ہوں:-

۱۔ ہر گھر میں صبح تلاوت ہو۔ گھر کا سربراہ ایک دو آیات کا ترجمہ یا تفسیر افرادِ خاندان کو اکٹھا کر کے سنائے۔ تفسیر صغیر سے۔

۲۔ جو درس بغرض ترجمہ ہو خواہ مساجد میں خواہ گھر میں وہ ایک دو آیات کا ہونا چاہیئے۔

۳۔ مساجد میں باقاعدہ درس القرآن کا انتظام ہو۔ قاعدہ یسرنا القرآن۔ ناظرہ اور اسکے بعد باترجمہ۔

۴۔ درس القرآن کمیٹی کی تنظیم ہو جو کام کی نگرانی کرے اور ہدایات دے اور کام کی رپورٹ نظارت ہذا میں ہر ماہ بھجوائے۔

۵۔ ذیلی تنظیمیں سب پوری توجہ دیں۔

۶۔ حفظِ قرآن سکیم کے ماتحت نوجوان ایک ایک پارہ جلسہ سالانہ تک زبانی حفظ کریں۔

۷۔ قرآن مجید پڑھیں پڑھائیں۔ ترجمہ سیکھیں سکھائیں اور اس پر عمل کریں اور کرائیں موصیان حضرات خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

۸۔ درس القرآن کے متعلق سہ ماہی رپورٹیں دفتر ہذا میں آنی چاہئیں۔ انسپکٹران و مربیان اس کے پابند ہیں۔

۹۔ ذیلی تنظیموں کی معرفت سب سے زیادہ تعلیم دینے والے مردوں و عورتوں میں سے ان کو سنداتِ خوشنودی دی جائیں گی جنہوں نے زیادہ افراد کو پڑھایا ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ولادت

۱۔ میری بچی عزیزہ عفت تسنیم (اہلیہ عزیزم ملک نسیم احمد خان صاحب آف سویڈن) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵؍ستمبر بروز جمعرات بچی عطا فرمائی ہے نام رابعہ تجویز کیا گیا ہے نومولودہ بچی ملک محمود احمد خان صاحب ریلوے انجنیئر لاہور کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو لمبی، کامیاب اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(چوہدری) عبد الرحمٰن بہلول پوری ربوہ

۲۔ مجھے خدا تعالیٰ نے ۶؍ستمبر ۱۹۷۷ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام نعمان جاوید رکھا گیا ہے۔ نومولود میاں محمد عمر صاحب چغتائی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ساہیوال کا پوتا اور پروفیسر عبد الرحمٰن صاحب ناصر مرحوم (انجنیئرنگ کالج لاہور) کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں، اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(میاں جاوید عمر چغتائی ولد میاں محمد عمر صاحب چغتائی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس مجید منزل بیرون پولیس لائن ساہیوال)

دعائے مغفرت

میرے چچازاد بھائی چوہدری عبد الغنی صاحب سیکھوانی حال بٹالہ کالونی لائلپور کی اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۲، ۲۳؍ستمبر کی درمیانی شب ایک دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت نیک، ملنسار، کم گو اور کئی دیگر اوصافِ حمیدہ کی مالک تھیں۔ موصوفہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی ماموں زاد ہمشیرہ تھیں۔ اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد یوسف ناصر سیکھوانی تحریک جدید۔ ربوہ)

پاکستان میں انتخابات غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دیئے گئے

نشری تقریر میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق کا اعلان

اسلام آباد ۲؍اکتوبر۔ گزشتہ شب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنی ایک نشری تقریر میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ چونکہ ملک میں پھر تشدد کے رجحانات بڑھتے جا رہے ہیں اور جن لوگوں پر شدید بدعنوانیوں اور دھاندلیوں کے الزام میں مقدمات چل رہے ہیں ان کا فیصلہ انتخابات سے قبل ہونا ضروری ہے لہذا تمام موجودہ ملکی حالات اور قومی اور ملکی مفادات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک میں جو انتخابات ۱۸؍اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ہونے والے تھے انہیں سرِ دست غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے یہ بھی اعلان کیا کہ اب مارشل لاء کے جملہ احکامات پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے گا۔ ہر قسم کے جلسوں اور سیاسی سرگرمیوں پر دوبارہ پابندی لگا دی گئی ہے۔ آپ نے اخبارات کو بھی تنبیہ کی کہ وہ احتیاط سے کام لیں اور ایک دوسرے پر الزامات لگانے اور کیچڑ اچھالنے والی خبریں شائع نہ کریں تاکہ ملک میں صحت مند سیاسی ماحول پیدا ہو اور فوج جلد سے جلد اپنے وعدہ کے مطابق غیر جانبدارانہ انتخابات کرانے کے قابل ہو سکے۔

آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مشکلات پر قابو پانے اور ہمیں صحیح فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپنی نوعیت کا واحد ادارہ

نسیم سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، پائپ فٹر (پلمبر سینیٹری فٹنگ) راج ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ) لاہور۔

بیکار مت بیٹھئے، کوئی ہنر سیکھئے

ہم عاجزی سے بندے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ سارے پاکستان میں یہ کورس صرف ہم سکھاتے ہیں۔ ہمارے ادارے سے ہنر سیکھ کر اب تک چار سو سے زیادہ آدمی مختلف ریکروٹنگ ایجنسیوں کے ذریعے پچھلے چھ ماہ میں باہر جا چکے ہیں اور ملک کے لئے زرِ مبادلہ کما رہے ہیں، نیز ہم ان ریکروٹنگ ایجنسیوں کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے اپنے آدمی ہمارے پاس ٹریننگ کے لئے بھیجے۔ خیال رکھیں کہ اگلے چار سالوں میں تقریباً ۲۰ ہزار ہنرمند کاریگروں کی ضرورت صرف مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کو ہوگی۔ آئیے ہم آپ کو ہنرمند بناتے ہیں۔ داخلہ جاری ہے!

احمدی حضرات کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، راج، پائپ فٹر (پلمبر سینیٹری فٹنگ) ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ) اندرون موچی دروازہ۔ بازار لال کھوہ لاہور

پتہ درکار ہے

مکرم ملک بشیر احمد صاحب سابق چھنڈو سندھ اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوسرے دوست کو علم ہو تو پتہ موجودہ سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار ملک بشارت احمد
ملک جی برادرز ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)